فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

۸ شعبان ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ‖ ۱۶ صلح ۱۳۴۱ ہش ‖ ۱۶ جنوری ۱۹۶۲ء ‖ نمبر ۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۵ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

اس وقت حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے کل بھی حضور نماز عصر کے بعد سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

جماعتِ احمدیہ ماریشس کا سالانہ جلسہ کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا

جماعت کی طرف سے ماریشس کے شہر روز ہل میں فضلِ عمر کالج کا قیام

روز ہل (ماریشس) مبلغ ماریشس مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ جو روز ہل کی نئی احمدیہ مسجد ”دار السلام“ میں منعقد ہوا تھا مورخہ ۷ جنوری کو کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ مسجد وہاں کے احمدی احباب نے وقارِ عمل کے تحت چار ماہ کے عرصہ میں بہت ذوق و شوق کے ساتھ خود اپنے ہاتھوں سے تعمیر کی ہے۔

مکرم مولوی صاحب موصوف مزید اطلاع دیتے ہیں کہ حکومت نے فضل عمر کالج کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔ یہ کالج جماعت کی طرف سے مسجد ”دار السلام“ میں قائم کیا جا رہا ہے۔ اور اس کا افتتاح انشاء اللہ تعالیٰ ۱۶ جنوری ۱۹۶۲ء کو عمل میں آئے گا۔

احباب جماعت سے کالج کی کامیابی اور مسجد پر دوسری منزل کی تعمیر و تکمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خدام الاحمدیہ کیلئے اطلاع

فارم ماہوار رپورٹ کارگزاری شائع ہو گئے ہیں جملہ قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق دفتر مرکزیہ سے منگوا لیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حفاظ برائے تراویح کے لئے مطالبہ

ماہِ شعبان کا چاند طلوع ہو چکا ہے اور آئندہ رمضان المبارک کا چاند طلوع کرے گا رمضان المبارک میں تراویح کے لئے جن جماعتوں کو حافظ قرآن کی ضرورت ہو وہ نظارت ہذا کو اطلاع فرما دیں۔ نیز حافظ صاحبان بھی اطلاع دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور — حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ ۱۳ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ بلڈ پریشر کی تکلیف میں تو خدا کے فضل سے افاقہ ہے مگر بلڈ شوگر پھر بہت بڑھ گئی ہے اور ذیابیطس کی کثرت ہے۔ رات کو کئی دفعہ اٹھنا پڑتا ہے طبیعت میں بے چینی رہتی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

تعلیم الاسلام کالج نے انگریزی مباحثہ کی ٹرافی جیت لی

ربوہ۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین نے گورنمنٹ کالج منٹگمری کے سالانہ انگریزی مباحثہ کی ٹرافی جیت لی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

ہوسٹل یونین گورنمنٹ کالج منٹگمری کے زیر اہتمام تیسرا کل پاکستان بین الکلیاتی انگریزی مباحثہ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوا۔ اس مباحثہ میں ہمارے کالج کی نمائندگی سید مشہود احمد شاہ اور نور محمد چانڈیہ نے کی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے شرکت کرنے والی دیگر تمام ٹیموں سے مجموعی طور پر زیادہ نمبر حاصل کر کے ٹرافی حاصل کی۔ اس مباحثہ میں صوبہ بھر کے متعدد کالجوں کے نمائندہ مقررین نے شرکت کی تھی

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور ہمارے مقررین کو زیادہ سے زیادہ کامیابیوں سے نوازے آمین

(سیکرٹری کالج یونین)

وقفِ جدید کے آنریری معلم محمد لطیف صاحب آف جامکے کار کے حادثہ میں وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۱۵ جنوری۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ وقف جدید کے آنریری معلم محمد لطیف صاحب آف جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ جو جلسہ سالانہ کے بعد معلمین کی سالانہ تربیتی کلاس میں شرکت کی غرض سے ربوہ میں مقیم تھے مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۲ء بروز شنبہ یہاں بس کے اڈہ کے قریب لاہور سرگودہا روڈ پر کار کے حادثہ میں شہید ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً ۴۵ سال تھی۔

نماز جنازہ کل مورخہ ۱۴ جنوری بروز یکشنبہ گیارہ بجے قبل دوپہر مہمانخانہ کے سامنے کھلے میدان میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ جس میں جملہ معلمین وقف جدید، دفتر وقف جدید کے جملہ کارکنان اور دیگر اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۶۲ء

علمی تحقیق ـــ یا ـــ اشتعال انگیزی

"مدیر ایشیا" اپنے مضمون مندرجہ اشاعت ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۱ پر "اقدام" کے سوال کے جواب میں "الفضل" کی عبارت پر تنقید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"لطف یہ ہے کہ لاہوری جماعت سے جب یہ لوگ بحث کرتے ہیں تو اسی مقام پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں جہاں وہ ۱۴ء سے ۵۳ء تک کھڑے تھے لیکن جب مسلمانوں کے سامنے .... پہن کر آتے ہیں تو ان کو دھوکا دینے کے لئے کہتے ہیں کہ "ہم تمہیں امت محمدیہ سے خارج نہیں جانتے"۔ حالانکہ سوال مسلمانوں کو امت محمدیہ سے خارج جاننے کا نہیں۔ وہ تو خود امت محمدیہ ہیں۔ ان کو خارج جاننے یا نہ جاننے کا کیا مطلب۔ سوال یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے یا نہیں اور کیا اسکے بعد تمہارے نزدیک مومن ہونے کے لئے مرزا صاحب پر ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں۔ اسی سوال کو یہ لوگ گول کر جاتے ہیں"۔

چونکہ مدیر ایشیا کی غرض صرف احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی ہے اور علمی تحقیق نہیں اس لئے انہوں نے جو زبان استعمال کی ہے وہ اہل علم حضرات کے نزدیک سخت قابل اعتراض ہوگی۔ ان کی غرض تو صرف یہ ہے کہ احمدیوں کے متعلق عوام میں غلط تصور پیدا کیا جائے۔ اگر ان کی غرض علمی طریق سے احقاق حق ہوتی تو یقیناً وہ اس سے مختلف قسم کی زبان استعمال کرتے انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اہل علم کے نزدیک ان کا یہ طریق سراسر غیر اسلامی ہے۔ ان کا سوال صرف یہ ہے کہ احمدیوں کے نزدیک:۔

"حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا کافی ہے یا نہیں۔ اور کیا اسکے بعد تمہارے (احمدیوں) کے نزدیک مومن ہونے کے لئے مرزا صاحب پر ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں"۔

اگر وہ اتنا ہی سوال کرتے تو سمجھا جا سکتا تھا کہ آپ تحقیق حق کے لئے یہ سوال کر رہے ہیں اور احمدیوں کا صحیح موقف جاننے کے خواہشمند ہیں لیکن چونکہ ان کی نیت ایسی نہیں ہے بلکہ صرف اشتعال انگیزی ہے اسلئے انہوں نے یہ سوقیانہ انداز اختیار کیا ہے تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہم اس معاملہ کے متعلق علمی طریق سے جواب دیں تاکہ جو غلط فہمی وہ پیدا کرنا چاہتے ہیں کم از کم اہل فکر و غور بچ جائیں لہذا اس مسئلہ پر تفصیلی روشنی ڈالنے کے لئے ہم ذیل میں "اسلامی نظریہ" سے ایک ذرا طویل اقتباس درج کرتے ہیں امید ہے کہ مدیر ایشیا اس حوالہ کو غور سے پڑھیں گے اور اگر ان میں ایمان کی رمق بھی باقی ہے تو وہ پھر کبھی اس قسم کی باتیں نہیں کریں گے جن کی غرض احقاق حق نہیں بلکہ صرف اشتعال انگیزی ہے۔ اب اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"احمدیوں کے نزدیک اسلام اور کفر دونوں نسبتی الفاظ ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسلام کا لفظ بھی مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے اور کفر کا لفظ بھی مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اسی طرح حدیث میں بھی ایمان اور کفر کے الفاظ مختلف معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اسلام کی ایک یہ تعریف فرماتا ہے کہ:۔

قالت الاعراب اٰمنّا۔ قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا و لمّا یدخل الایمان فی قلوبکم۔ (حجرات $\frac{2}{14}$)

"اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ تو ان سے کہدے کہ تم ایمان نہیں لائے ہاں تم یہ کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں۔ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان کا درجہ اسلام کے اوپر ہوتا ہے اور خواہ انسان کی روحانیت اعلیٰ ہو یا نہ ہو۔ وہ کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے اور یہی اسلام کی جامع مانع تعریف ہے اور اس درجے کے مسلمان کہلانے والے کے لئے یہ بحث فضول ہوتی ہے کہ اس کا ایمان کس حد تک پختہ ہے اور کس حد تک پختہ نہیں۔

اسی طرح قرآن کریم میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰایھا الذین اٰمنوآ اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مؤمناً۔ تبتغون عرض الحیٰوۃ الدنیا۔ فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذٰلک کنتم من قبل فمنّ اللہ علیکم فتبینوا۔ ان اللہ کان بما تعملون خبیراً ۵ (نساء $\frac{13}{10}$)

"اے مومنو! جب تم سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح تحقیقات کر لیا کرو۔ اور جو شخص تم کو سلام کہے اس کو یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں اگر تم ایسا کہو گے تو اسکے معنی یہ ہوں گے کہ تم دنیا کا مال چاہتے ہو۔ حالانکہ اللہ کے پاس بہت سے اموال ہیں اور تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا اور تم کو ایمان کے درجے عطا کر دئے ہیں۔ تم تحقیقات کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے"۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ دل تو الگ رہا اگر کوئی شخص اسلام کی تفصیلات سے ناواقف ہو۔ اس نے اسلام کے صرف ظاہری آداب سیکھے ہوں اور وہ اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے ظاہر کرے۔ تب بھی اس کو یہ کہنا کہ تو مسلمان نہیں، جائز نہیں۔ اور فرماتا ہے کہ جو شخص ایسے شخص کو غیر مسلم کہتا ہے وہ درحقیقت اس کو لوٹنے کی خاطر رستہ کھولتا ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ جو لوگ نئے نئے مذہب میں داخل ہوتے ہیں ان کی معلومات ہمیشہ کم ہوا کرتی ہیں۔ پس جن کی معلومات زیادہ ہوں ان کو اپنی معلومات پر فخر کر کے تھوڑی معلومات والوں پر طعنہ نہیں کرنا چاہیئے۔

"اسلام" اور "ایمان" کے مراتب۔ غرض ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا ایک درجہ ایمان سے چھوٹا ہے اور ایمان کا درجہ اس سے بڑا ہے۔ لیکن اسکے مقابل پر بعض دوسری آیات بھی ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ ایک قسم کے اسلام کا درجہ ایمان سے بھی بڑا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آتا ہے:۔

اذ قال لہٗ ربہٗٓ اسلم قال اسلمت لرب العٰلمین۔ (بقرہ $\frac{16}{16}$)

جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے کہا کہ تو اسلام لے آ۔ تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کے لئے اسلام لاتا ہوں۔ حالانکہ ابراہیمؑ نبی تھے۔ پس یہ اسلام عام اسلام سے بلکہ عام ایمان سے بھی اونچا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے:۔

یحکم بھا النبیون الّذین اسلموا للّذین ھادوا۔ (مائدہ $\frac{7}{11}$)

کہ بنی اسرائیل میں بعض نبی ایسے تھے جو شریعت نہیں لاتے تھے، وہ مسلمان ہوتے تھے اور یہودیوں کو تورات کے احکام پر چلاتے تھے۔ اس جگہ پر بھی نبیوں کا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن کے نزدیک اسلام کے دو درجے ہیں۔ ایک ایمان سے کم ایک ایمان سے زیادہ۔ جو ایمان سے زیادہ اسلام ہے اس سے خارج ہو کر بھی انسان ایمان کے درجے پر ہو سکتا ہے۔ اور مسلم کہلانے کا حق رکھتا ہے اور اسلام کے جامع مانع دائرہ سے باہر نہیں۔ لیکن اس کے برخلاف جو ایمان سے کم اسلام ہے اُس اسلام میں داخل ہو کر بھی انسان ایمان سے محروم ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت میں صراحتاً ذکر ہے۔

علمائے اسلام نے بھی یہی تشریح کی ہے چنانچہ علامہ اصفہانی لکھتے ہیں:۔

الاسلام فی الشرع علیٰ ضربین احدھما دون الایمان وھو اعتراف باللسان وبہ یحقن الدماء حصل معہ الاعتقاد اولم یحصل وایاہ قصد بقولہ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا والثانی فوق الایمان وھو ان یکون مع الاعتراف اعتقاداً بالقلب ووفاء بالفعل واستسلام للّٰہ فی جمیع ما قضیٰ وقدّر کما ذکر عن ابراھیم علیہ السلام فی قولہ اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العٰلمین وقولہ تعالیٰ ان الدّین عند اللہ الاسلام وقولہ توفّنی مسلماً ای اجعلنی ممن استسلم لرب العٰلمین۔

(مفردات امام راغب صفحہ ۲۴۰)

یعنی اسلام دین محمدی کی رُو سے دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک اسلام ایمان سے نیچے ہوتا ہے اور وہ زبان سے اعتراف کرنا اور کلمہ پڑھنا اور جان کی حفاظت اتنے سے ہی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ اعتقاد کی صحت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ قرآن کریم کی یہ جو آیت ہے کہ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا اس سے اسی طرح کے اسلام کی طرف اشارہ ہے اور دوسرا اسلام وہ ہوتا ہے جو ایمان سے اوپر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ زبان سے کلمہ پڑھنے کے علاوہ دل میں بھی اس کا اعتقاد ہو اور عملاً بھی ایسا شخص وفاداری کا اظہار کرے۔ اور خدا تعالیٰ کی تمام قضاؤں کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دے۔ اسی قسم کے اسلام کی طرف حضرت ابراہیمؑ کے اس ذکر میں اشارہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا کہ تو اسلام لا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں رب العٰلمین خدا کے لئے ایمان لاتا ہوں۔ اور اسی طرف اشارہ ہے اس آیت میں

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ پر)

قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے موقعہ پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

اسلام کے متعلق بھارت کے غیر مسلموں کی غلط فہمیوں اور بدظنیوں کو دُور کرنیکی پوری کوشش کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۞ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

برادران بھارت!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں اس سال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے لئے کوئی پیغام بھجواؤں۔ سب سے پہلے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قادیان میں پھر جلسہ سالانہ منعقد کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ **مقدس سنت** کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس جلسہ میں قادیان کے مقامی احمدیوں کے علاوہ بھارت کے مختلف حصوں سے بھی احمدی دوست آ کر شامل ہونگے اور پاکستان سے بھی انشاء اللہ ۲۰۰ احمدیوں کی جماعت شرکت کریگی اور ان کے علاوہ ہندوستان کے بہت سے شریف سکھ اور ہندو شہری بھی شامل ہوں گے۔ میں ان سب کو جماعت احمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کہتا اور **محبت کا سلام** پہنچاتا ہوں اور آپ صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے دل میں آپ سب کے لئے خواہ وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی مسلمان ہیں۔ ہندو ہیں یا سکھ ہیں یا بعض دوسری قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں **ہمدردی اور اخلاص اور خیر خواہی** کے جذبات جاگزیں ہیں۔ بے شک ہماری جماعت کے مقدس بانی **حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی** کو مذہبی عقائد کے اختلاف کی بناء پر بعض دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مباحثات کرنے پڑے اور ان مباحثات میں بعض اوقات کچھ گرمی بھی پیدا ہو گئی۔ مگر حضور کو خدا تعالیٰ نے ایسا دل عطا کیا تھا جو سب قوموں کے لئے دلی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات سے معمور تھا۔ چنانچہ آپ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:-

> "میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں **کوئی میرا دشمن نہیں ہے**۔ ... میں بنی نوع انسان سے **ایسی محبت** کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدہ **مہربان والدہ** اپنے بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔"
>
> (اربعین ص۲)

چنانچہ دنیا جانتی ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی جماعت میں ہندو قوم کے روحانی بزرگ **حضرت کرشن جی** علیہ السلام کی کتنی عزت اور محبت قائم کی ہے۔ اسی طرح حضور نے احمدیوں کے دلوں میں سکھ مذہب کے بزرگ **حضرت باوا نانک صاحب** رحمۃ اللہ کی محبت اور عزت بھی قائم کی ہے اور جماعت احمدیہ ان دونوں بزرگوں کو انتہائی احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور ان کی شان کے خلاف کوئی لفظ سننا برداشت نہیں کر سکتی۔ حضور کا یہ کارنامہ ایسا **شاندار** اور دور رس ہے کہ اگر لوگ سوچیں اور سمجھیں تو درحقیقت صرف اسی ایک بات نے بھارت کی تین بڑی قوموں کو **محبت اور اتحاد** کی زنجیروں سے باندھنے کا رستہ کھول دیا ہے۔

پس اے میرے احمدی بھائیو! آپ کا یہ **مقدس** فرض ہے کہ آپ ان دونوں قوموں کو اور اپنے قول اور اپنے عمل سے یہ تأثر دیں کہ آپ کے دلوں میں حضرت کرشن جی اور حضرت باوا نانک کی ایسی غیر معمولی محبت پائی جاتی ہے جو خدا کے نیک بندوں کو اسکے خاص برگزیدوں کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اگر آپ اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں تو آپ بنی نوع انسان کی بھاری خدمت کرنیوالے بن جائیں گے۔ اور بھارت میں ایک **دائمی امن کی بنیاد** قائم ہو جائے گی۔ بلکہ ان دو بزرگوں پر ہی حصر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے دلوں میں حضرت رام چندر جی اور حضرت گوتم بدھ کی بھی خاص محبت قائم کر دی ہے اور حضور کی تعلیم کے ماتحت ہمارے دل اس یقین سے معمور ہیں کہ یہ تمام بزرگ اپنے اپنے وقت میں **خدا کے پیارے بندے** تھے جو دنیا کو گناہ سے پاک کرنے کے لئے پیدا کئے گئے۔

لیکن اسکے مقابل پر اے میرے احمدی دوستو اور بھائیو اور عزیزو! آپ پر یہ بھاری ذمہ واری بھی عائد ہوتی ہے کہ آپ اپنے مدلل قول سے اور اپنے نیک عمل سے اور اپنی روحانی طاقتوں سے اور اپنی درد بھری دعاؤں کے زور سے ہندو اور سکھ قوم میں بھی یہ یقین راسخ کردیں کہ **اسلام کا مقدس نبی** یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کا ایک **عظیم الشان رسول** تھا جس نے اولاً عرب کی وحشی قوم کو مہذب بنایا اور پھر مہذب سے **خدا رسیدہ قوم** بنایا اور بالآخر اس وقت کی ساری معلوم دنیا کو خدا کا پیغام پہنچا کر بے نظیر روحانی علوم سے آشنا کیا۔ اس عظیم الشان انسان بلکہ **فخر انسانیت** کا لایا ہوا دین اس وقت آپ کے ملک میں بے شمار غلط فہمیوں کا شکار ہو رہا ہے کیونکہ آپ ایک ایسے ملک میں بیٹھے ہیں جس کی بھاری اکثریت اسلام کی صداقت کی قائل نہیں اور نہ وہ اسلام کے مقدس بانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خداداد رسالت کو شناخت کرتی ہے پس آپ لوگوں کی طرف سے سب سے بڑی خدمت یہ ہوگی کہ بھارت کی غیر مسلم اقوام کے دلوں سے اسلام کے متعلق تمام غلط فہمیوں اور بدظنیوں کو دور کر کے ان کے اندر اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی **ارفع روحانی شان** کی پہچان پیدا کردیں جس طرح کہ ہم نے ان کے قدیم بزرگوں کے روحانی مقام کو پہچان لیا ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ جب دنیا بھر میں ایک وسیع اخوت کی بنیاد رکھی جا سکے گی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے **عالمگیر مشن** پر ایمان لا کر سب قومیں بھائی بھائی بن جائیں گی۔

مگر یاد رکھو کہ صرف منہ سے تبلیغ کرنا کچھ حقیقت نہیں رکھتا آپ کو اپنے **عمل سے ثابت** کرنا چاہیئے کہ نہ صرف یہ کہ آپ کے اخلاق "حقیقۃً" اعلیٰ ہیں بلکہ یہ بھی کہ آپ کے **دل کی تاریں** زمین و آسمان کے خالق کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور کہ خالق دو جہاں آپ پر خاص شفقت کی نظر رکھتا اور آپ کی دعاؤں کو سنتا اور ہر مشکل میں آپ کی نصرت فرماتا ہے یہ وہ کام ہے جس کیلئے آپ قادیان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں اور جس کے لئے آپکو دن رات کوشش اور **نفس کے مجاہدہ** میں لگا رہنا چاہیئے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اس مقصد میں کامیاب کرے اور آپ لوگ دنیا کے سامنے بھی سرخرو ہوں اور خدا کے سامنے بھی سرخرو ہوں اور آپ خدا تعالیٰ کے ایسے مقرب بندے بن جائیں کہ دوسروں کو صداقت کی طرف کھینچنے میں **مقناطیس کا رنگ** پیدا کر لیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور آپ لوگوں کی زندگیاں اور ہماری زندگیاں اور ہماری زندگیاں اور ہماری اگلی نسل کی زندگیاں دنیا میں بے کار نہ جائیں بلکہ شیریں پھل پیدا کرنے والی ثابت ہوں۔ آمین یا ارحم الراحمین

والسّلام

خاکسار:- **مرزا بشیر احمد** ربوہ

۱۴؍ دسمبر ۱۹۶۱ء

احمدی خواتین کے سالانہ جلسہ ۱۹۶۱ء کی مختصر روئداد

بزرگانِ سلسلہ۔ علمائے کرام اور احمدی خواتین کی اہم تقاریر

(قسط نمبر ۱)

۲۶ دسمبر کا پہلا اجلاس

احمدی خواتین نے سال بھر کے طویل انتظار کے بعد مورخہ ۲۶ دسمبر کو پھر ربوہ کی ارضِ مقدس میں جلسہ سالانہ کی بہار آفریں صبح کا استقبال کیا۔ چہروں پہ تازگی، دلوں میں ذوق اور روحوں میں نئی روح لئے ہوئے جب وہ سٹیج کے گرد جمع ہو کر کارروائی کے شروع ہونے کا انتظار کرنے لگیں تو منتظمین سے دل و دماغ پر چھائے ہوئے اس غم کو چھپانا مشکل ہو گیا جب وہ جلسہ کی کارروائی شروع کرنے کے لئے مصلحتاً بھول جانے کی کوشش کر رہی تھیں خاندانِ مسیح پاک میں سے کسی بھی وجود کو سٹیج پر نہ پاکر طبیعت میں افسردگی سی پیدا ہو رہی تھی ٹھیک نو بجے محترم بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ نے کرسیِ صدارت سنبھالی۔ تلاوتِ کلام پاک محترمہ [illegible] صاحبہ نے کی۔ نظم نعیمہ درد صاحبہ نے پڑھی اور اس کے بعد وہ اندوہناک اعلان کیا گیا جس نے دلوں کو گھائل کر دیا۔ اور مجمع پر رنج و غم کا سکوت طاری ہو گیا۔ پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کا افتتاح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی تقریر سے ہونا تھا لیکن حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے سانحہ ارتحال کے باعث وہ وقتِ مقررہ پر تشریف نہ لا سکیں اور محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ نے صداقتِ حضرت مسیح موعود پر اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے سچے مدعیِ ماموریت کی صداقت کے چار دلائل بیان کئے۔ یعنی یہ کہ اس وقت دنیا پر جہالت کا عالمگیر اندھیرا ہوتا ہے۔ مامور کی دعوے سے پہلے کی زندگی بے داغ اور قابلِ تعریف ہوتی ہے۔ دعوے کے بعد اس کی شدید مخالفت ہوتی ہے۔ لیکن تائیدِ ربانی ہر قدم پر فتح کا پرچم لئے اُس کے ساتھ رہتی ہے۔ ان معیاروں کی روشنی میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے ایسے واقعات پیش کئے جن سے حضور کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ آپ نے مباہلوں کی دعوت دی۔ آپ کی پسرِ موعود کی پیشگوئی واضح طور پر پوری ہوئی۔ آپ ایسے وقت میں مبعوث ہوئے جبکہ فتنۂ صلیبی اپنے عروج پر تھا۔ آپ کے ساتھ رہنے والے جو آپ پر ایمان بھی لائے تھے۔ آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔

اس تقریر کے بعد محترمہ محمودہ قریشی صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اور محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ ”حضرت مسیح موعود کا آنحضرت صلعم سے عشق“ پر تقریر کرنے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ نے بتایا کہ جس سے انسان کو محبت ہو اس کا ذکر بار بار کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی، فارسی اور اردو کلام میں بار بار بڑی محبت درد اور اخلاص کے ساتھ آنحضرت صلعم کے محاسن و مناقب کو بیان کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلعم کے ذکر پر آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے اس سے بڑھ کر آپ کی محبت کا اظہار اور کیا ہو گا۔ کہ آپ نے اپنے تمام مدارج کو انہیں کا فیض مبارک سمجھا اور فرمایا ؎

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

اس کے بعد نعیمہ درد صاحبہ نظم پڑھ رہی تھیں کہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس تقریر کے لئے تشریف لے آئے۔ آپ نے عورتوں کے حقوق پر ایک فاضلانہ تقریر فرمائی۔ آپ نے پس منظر کے طور پر پہلے عرب، ایران، ہند، جاپان، چین اور روم کے ان قوانین و رسوم کا ذکر کیا جس میں خواتین کو محض متاعِ دنیوی سمجھا جاتا تھا اور انہیں کسی قسم کی آزادی کا مستحق نہ سمجھا جاتا تھا۔ خواتین کے حقوق کے بارے میں اسلام اور عیسائیت کا تفصیل سے مقابلہ کیا اور فرمایا کہ عیسائی عورتوں کو زہرناک سانپ اور جہنم کا دروازہ سمجھتے تھے۔ وہ قانوناً مرد کو افضل اور عورت کو ادنیٰ قرار دیتے تھے۔ مرد کو خدا کا اور عورت کو محض مرد کا جلال تصور کرتے تھے۔ انہیں گرجا میں بولنے یا سوال کرنے کی اجازت نہ تھی وہ کچھ سیکھ نہ سکتی تھیں۔ لیکن اس کے مقابلے میں قرآن پاک کی رُو سے نہ مرد بہتر ہے نہ عورت بلکہ وہی افضل ہے جو زیادہ متقی ہے۔ عیسائیوں نے آدم و حوا کے جرمِ اولیٰ کا الزام حوا کو دیا ہے لیکن قرآن پاک نے آدم کی بھول بتا کر دونوں کو بری کر دیا ہے۔ اسلام ہر رنگ میں عورتوں کو جائز حقوق دینے میں عیسائیت سے افضل ہے۔ اسلام نے عورت کے تقدس کا حکم دے کر اس کی فضیلت کا اعتراف کیا ہے والدین اور خاص طور پر ماں سے حسنِ سلوک کا حکم قرآن و حدیث میں بار بار آیا ہے۔

اس عالمانہ تقریر کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر خواتین کے غم کی ترجمانی کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت پیش کرنے کے لئے قراردادِ تعزیت پاس کی گئی جو کہ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

قراردادِ تعزیت

ہم سب خواتین جو آج کے جلسہ سالانہ میں حاضر ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اعلی اللّٰہ مقامہٗ کی وفات حسرت آیات پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور صاحبزادی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور بیگم صاحبہ حضرت میاں شریف احمد صاحب اور باقی خاندان کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھے۔ ان کی وفات جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی ہم سب کو توفیق دے اور وہ خود ہی ہمارے غمگین دلوں کو تسلی دے اور اس نقصان کی تلافی بن جائے اللّٰھم آمین یارب العٰلمین۔

دوسرا اجلاس

نمازِ ظہر و عصر کے وقفہ کے بعد ڈیڑھ بجے پھر دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ یہ اجلاس بھی زیرِ صدارت بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ شروع ہوا۔ محترمہ حامدہ البشریٰ نے خواتین پر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات پر روشنی ڈالی۔ مریم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اور پھر گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ کس طرح غیر مذاہب مثلاً ہندوؤں اور سکھوں میں عورتوں پر ظلم کئے جاتے تھے اور کس طرح اسلام نے ان پر آزادی کا دروازہ کھولا اور وہ ہر طرح آزادی کے ساتھ پردے کی حدود کے اندر رہ کر علم حاصل کر سکتی ہیں۔ اور اپنے حقوق حاصل کر سکتی ہیں۔ (باقی)

وقفِ جدید کے ایک مخلص کارکن کی وفات

بقیہ صفحہ اول

لے جایا گیا جہاں مرحوم کی نعش کو سپردِ خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

مرحوم نہایت مخلص نیک اور سلسلہ کے فدائی کارکن تھے۔ ان میں خدمتِ دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا حتّٰی کہ آپ نے خود اپنی خوشی سے معلّم کی حیثیت سے اپنی خدمات آنریری طور پر دفتر وقفِ جدید کو پیش کر رکھی تھیں اور للّٰہیت کے جذبہ سے سرشار ہو کر نہایت تندہی اور جانفشانی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ہر چند کہ آنریری معلّم تھے لیکن وقف کی صحیح روح کے ماتحت اپنے جملہ اوقات کو خدمتِ دین اور خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر رکھا تھا اور اس جوش اور اخلاص سے کام کر رہے تھے۔ جو دوسروں کے لئے قابلِ تقلید نمونہ کی حیثیت رکھتا تھا۔

مرحوم کی اہلیہ ۱۹۴۷ء میں ہی فوت ہو گئی تھیں۔ اسکے بعد اور کوئی شادی نہ کی مرحوم کے کوئی اولاد بھی نہ تھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم محمد لطیف صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے جوش و اخلاص اور خدمات کو قبول فرماتے ہوئے آپکو اخروی جہان کے اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(مرحوم کے اوصاف اور خدمات سے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظم ارشاد وقفِ جدید کا مضمون آئندہ کی اشاعت میں شائع کیا جا رہا ہے) ادارہ

سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد کی توجّہ کے لئے

جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد کی توجہ کے لئے یہ نوٹ شائع کیا جاتا ہے کہ احباب جلسہ سالانہ پر ایمان افروز اور روح پرور مقالات سُن چکے ہیں اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ صاحبان اصلاح و ارشاد کا باقاعدگی سے کام شروع کریں اور ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے بھجوائیں ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک رپورٹ مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

"پھر باپ ہو جہان میں پیدا تو بھائی ہو"

رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا یہ قیمتی مضمون الفضل ۱۴ر جنوری ۱۹۶۲ء میں شائع ہو چکا ہے مگر افسوس ہے کہ اس میں سہو کتابت سے ایک حصہ درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ اس لئے یہ مضمون دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

۲۶ر دسمبر ۱۹۶۱ء صبح کے وقت میں جلسہ گاہ میں جانے کے لئے تیار ہو کر کمرے سے نکلی تھی کہ ایک عزیز نے یہ خبر سنادی کہ میرے پیارے چھوٹے بھائی آخری سانس لے رہے ہیں۔ یہ الفاظ ایک تیر تھا کہ سینہ سے پار ہو گیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کس طرح میں وہاں پہنچی۔ جا کر دیکھا تو خدا تعالیٰ کا منشاء پورا ہو چکا تھا مصنوعی سانس دلانے کی بیکار سی کوشش جاری تھی جسکو ایک حد تک جاری رکھ کر چھوڑ دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی وقت میں نے جھک کر پیشانی پر بوسہ دیا اور انکے کان میں درد بھرے دل سے اپنے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اُم المومنین علیہا السلام اور اپنے شوہر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنا سلام پہنچانے کی درخواست کی۔ اب تک دل نہیں مان رہا تھا خیال تھا کہ شائد ابھی سانس چلنے لگے گا مگر یہ جھوٹی امیدیں بشریت اور محبت کا تقاضا ہوتی ہیں انسان کمزور جو ہے۔

میرے چھوٹے بھائی (حضرت مرزا شریف احمد صاحب مرحوم) ۲۲-۲۳ سال سے شدید درد دل وغیرہ سے علیل رہتے تھے۔ کئی کئی روز ان پر بڑے دکھ اور کرب کے گزرتے تھے مگر اب تین ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوا کہ تھرمباسس کا حملہ ہوا ہسپتال میں بھی داخل رہے اس کے بعد تو دراصل وہ بہت سخت بیمار ہی رہے ذرا سنبھلتے پھر دل پر اثر ہوتا اور حالت گر جاتی۔ خصوصاً وفات سے دو ماہ پہلے سے ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی۔ پاؤں پر گھٹنوں پر ورم، دل کی کمزوری، سر میں چکر کئی بار چلتے چلتے گرے اور چوٹیں بھی لگیں جن کے تصور سے دل پر چوٹ لگتی ہے گویا تمام جسم ہی ضرب خوردہ تھا "وہ عالی دماغ" "وہ جوہر قابل" "وہ نیر تاباں" افسوس کہ بیماریوں کے بادلوں میں اکثر چھپا رہا اور اسکی پوری روشنی سے اسکی قابلیت خداداد سے دنیا فائدہ نہیں اٹھا سکی۔

انہوں نے ظاہری تعلیم بہت التزام سے یا کالجوں وغیرہ میں حاصل نہیں کی تھی مگر حضرت سیدنا بڑے بھائی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کی طرح ان پر بھی خدا تعالیٰ کا خاص فضل اس صورت میں نازل ہوا تھا کہ انکا علم وسیع تھا بہت ٹھوس تھا جو سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کس وقت پڑھا اور کہاں پڑھا؟ مگر علم دین کے ہر پہلو پر عبور تھا۔ عربی ایسی اعلیٰ پڑھاتے تھے کہ چند دن میں پڑھنے والے کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتے۔ رائے صائب ہوتی، مشورہ ہمیشہ دیانتدارانہ ہوتا۔ علم تعبیر اللہ تعالیٰ نے انکو خاص ودیعت فرمایا تھا۔ ایسی اعلیٰ تعبیر دیتے اور اتنی تفصیل سے خوابوں کے متعلق نکات بیان کرتے کہ طبیعت سیر ہو جاتی تھی۔ میں اپنے خواب انکی یہ خصوصیت دیکھ کر انکو ہی سنایا کرتی تھی۔ ایک بار خیال ظاہر کیا کہ میرا دل چاہتا ہے ایک نیا تعبیر نامہ مرتب کروں جسمیں نئی چیزوں اور خاص ہماری ملکی اشیاء کی بھی تعبیریں لکھی جائیں مگر بیماریوں نے مہلت نہ دی افسوس۔ مجھ سے صرف کچھ کم دو سال ہی بڑے تھے۔ ہم دونوں اور مبارک احمد زیادہ ساتھ کھیلے اور وہ تو ساتھ پڑھے بھی۔ مگر باوجود ان کے ہمیشہ بہت محبتانہ سلوک کے اور ان کے سادہ سادہ بے تکلف طریق کے انکے علم و فضل انکی انتہائی شرافت کی وجہ سے میرے دل میں انکی عزت اور ادب بڑھتے ہی گئے علمی پہلو کے علاوہ وہ ایک نہائت شریف اسم بامسمیٰ نہایت صاف دل غریب طبیعت دل کے بادشاہ عالی حوصلہ صابر متحمل مزاج وجود تھے۔

اس لئے نہیں کہ وہ میرے بھائی تھے بلکہ اسکو الگ رکھ کر کوئی بطور سچی شہادت کے مجھ سے انکی بابت سوال کرے تو میں یہی کہونگی اور وثوق سے کہونگی کہ وہ ایک ہیرا تھا نایاب۔ وہ سراپا شرافت تھا ایک چاند تھا جو چھپا رہا اکثر۔ اور چھپے چھپے چپکے چپکے رخصت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں پہنچ گیا ان کے دکھ درد آخر ختم ہو گئے۔ گو ہمارے دلوں میں بیشک انکی یاد اور درد جدائی قائم رہیگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعاؤں سے خدمت کی توفیق دے اور انکو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ میری انکی عمر میں بہت کم فرق تھا ہر وقت کا ساتھ کھیلنا کودنا اور چھوٹے بھائی بہت شوخ و تنگ بھی تھے بچپن میں مگر ہم کبھی نہیں لڑے۔ مجھے ایک بار بھی کبھی انہوں نے نہیں ستایا بلکہ ہمیشہ کہنا مان لیتے میرا ہی۔ شادی ہوئی تو دوہرا رشتہ ہوا میرے میاں کے داماد بنے اور کئی سال پھر بوزینب بیگم (بیگم حضرت مرزا شریف احمد) کی علالت کے سلسلہ میں ہمارے ہاں ٹھہرے اور اکٹھے ایک گھر میں رہے۔ دنیا میں جیسا کہ ہو ہی جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ ان یکجائی کے ایام میں ہی کسی وقت کوئی بدمزگی ہو جاتی یا کوئی فرق برادرانہ تعلق میں آجاتا مگر نہیں ہرگز نہیں "میرا بھائی" "میرا بھائی" ہی بنا رہا۔ لوگوں کی نظروں میں یہ ایک معمولی بات ہو سکتی ہے مگر میری نگاہ میں اس بات کی بیحد قدر تھی اور ہی اور اب دکھ کے ساتھ وہ اپنے چھوٹے بھائی انکی محبت انکی نرم و پیار بھری آواز اور اب انکی بیماری کے ایام انکی تکلیف ہر وقت اٹھانا یاد آکر دل کو بیقرار کر دیتا ہے۔ بہت بہن بھائیوں اور جماعتوں کی جانب سے تاریں اور خطوط تعزیت اور ہمدردی کے وصول ہوئے اور ہو رہے ہیں میرا السلام علیکم اور شکریہ سب کی خدمت میں پہنچے جزاہم اللہ تعالیٰ اسمیں کیا شک ہے کہ سب احمدی بہن بھائی ہمارے شریک غم ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب پر فضل فرمائے۔ آپ سب دعاؤں پر زور دیں یہی اصل ہمدردی ہے مرحوم کے لئے اور ہم سب کے لئے خصوصاً حضرت سیدنا بڑے بھائی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام) اور حضرت مجھلے بھائی صاحب کی صحت کیلئے اب اور بھی زور سے توفیق دعائے خاص اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہوئے دعا کریں۔

والسلام عزیز مبارکہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت پر

احمدی جماعتوں کی طرف سے دلی رنج و غم اور تعزیت کا اظہار

خدام الاحمدیہ شیخوپورہ

مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی اچانک اور غمناک وفات پر دلی صدمہ و غم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم تمام ممبران مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ اس عظیم سانحہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے دلی طور پر اظہار غم و افسوس کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(عبد الرشید قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ)

لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ

ہم سب ممبرات لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر نہایت ہی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ ان کی جدائی سے جماعت ان کی برکات سے محروم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جماعت کو صبر عطا فرمائے۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ مسجد احمدیہ کوئٹہ)

چک نمبر ۱۰۹ نرائن گڑھ!

ہماری جماعت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک وفات کی درد انگیز خبر پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات نہایت صبر آزما جماعتی صدمہ ہے اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ہماری جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افراد خاندان سے گہرے رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔

(جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور)

کوٹ مومن

جماعت احمدیہ کوٹ مومن کے تمام افراد حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (حکیم محمد ادریس شاہ آزربی معلم وقف جدید کوٹ مومن براستہ کھلوال)

کماسی ضلع لاہور

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ کماسی براستہ رائے ونڈ ضلع لاہور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند جلیل حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی اچانک اور ناگہانی وفات پر گہرے غم و اندوہ اور حزن و ملال کا دلی اظہار کرتے ہیں۔ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات سے ایک گرانقدر نعمت سے محروم ہو گئے ہیں۔

اس سانحہ عظیمہ پر جماعت احمدیہ کماسی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ اور بلند ترین مقام عطا کرے اور جماعت کا ہر لحظہ حافظ و ناصر ہے۔ آمین اللہم آمین۔

(غلام احمد مصطفیٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کماسی)

خدام الاحمدیہ لائلپور

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی اشاعت اور ترقی کے لئے جس محنت اور جانفشانی سے آخری لمحات تک کام سرانجام دئیے ہیں۔ وہ ہمیشہ ہمارے لئے نمونہ اور سلسلہ کی تاریخ میں یادگار رہیں گے۔ یہ اندوہناک صدمہ صرف خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری جماعت کو پیش آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسی مقدس اور پاک ہستیوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقامات عطا فرمائے۔ آمین۔ اور اس سلسلہ میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اسے جلد پورا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی احمدیت کا سچا نمونہ بنا کر بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور)

بشیر آباد اسٹیٹ

جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر نہایت رنج و غم اور حزن کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی اچانک وفات نہایت ہی صبر آزما جماعتی صدمہ ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے عظیم الشان شعائر اللہ اور جماعت کے لئے برکات و فیوض کا باعث تھے۔ جن کی ولادت خدائی نشان اور جن کی زندگی کا ہر لمحہ خدمت دین کے لئے وقف تھا۔ ایسے بابرکت وجود کا ہم سے جدا ہو جانا ایک عظیم قومی نقصان ہے۔ ہم سب دعا کرتے ہیں کہ حضرت موصوف کے مدارج بلند فرمائے اور آپ کے جملہ لواحقین و اعزا و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد (سندھ))

خدام الاحمدیہ ربوہ

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند جلیل اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلیل القدر بزرگ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر گہرے غم و اندوہ اور دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت میاں صاحب مرحوم عظیم الشان خدائی نشانوں کے مظہر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زندہ و درخشندہ نشان تھے۔ آپ الٰہی بشارت کے ماتحت پیدا ہوئے اور الٰہی بشارتوں کے ماتحت ہی آپ نے عمر پائی اور اس حال میں زندگی بسر کی کہ آپ کی زندگی خدمت دین اور خدمت سلسلہ میں ہی گزری۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے ہونے کے باعث آپ شعائر اللہ میں سے تھے۔ حضرت میاں صاحب مرحوم کی وفات ایک عظیم جماعتی سانحہ ہے اور ایک ایسے جماعتی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے جس کی تلافی بجز مشیت ایزدی کے ممکن نہیں۔ کیونکہ آپ کا وجود اس کی خاص تقدیر اور مشیت اور عظیم الشان بشارت کا نتیجہ تھا۔ ایسے وجود مشیت ایزدی اور آسمانی فیصلے کے بغیر دنیا میں نہیں آتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ خدام کو جو جماعت احمدیہ کی نئی نسل پر مشتمل ہیں حضرت مرزا شریف احمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات پر پہلے سے بھی زیادہ بیدار ہو جانا چاہئیے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے فرائض کو پہچانیں اور خدمت کا فریضہ پورے جذبہ و جوش سے ادا کریں۔ اس طرح ہم حضرت میاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی یاد کو صحیح معنوں میں زندہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے مورد بن سکتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ افراد اور ساری جماعت کو یہ صدمہ عظیم صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی ہمت اور توفیق بخشے۔ آمین

(ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ)

سانگھڑ

خدام الاحمدیہ سانگھڑ اس ناگہانی وفات پر اپنے انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے اور خدام الاحمدیہ سانگھڑ سیدنا حضرت امیر المومنین اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اظہار تعزیت کرتی ہے اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (پیرزادہ سید منیر احمد خلیل ابن علی قائد ضلع سانگھڑ)

نوشاب

آج مورخہ ۶۲/۱/۱ کو جماعت احمدیہ نوشاب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی اندوہناک وفات پر انتہائی رنج و غم و تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

(از جملہ ممبران جماعت احمدیہ نوشاب)

کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی المناک وفات پر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۰ R-B کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور بے حد صدمہ محسوس کرتی ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خاص قرب میں جگہ دے اور اس خلا کو اپنے فضل سے پورا کرے۔

ہم جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۰ R-B کھیم سنگھ والا پورے طور پر دلی خلوص سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ غم میں شریک ہیں۔

(ناظر علی خاں امیر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۰ R-B)

ننکانہ صاحب

جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب کا یہ اجلاس عام حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر اپنے دلی غم و افسوس کا اظہار کرتی ہے آپ شعائر اللہ میں سے تھے آپ بہت سے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے آپ نے صدر انجمن احمدیہ میں ایک مدت تک سلسلہ کی مختلف نظارتوں میں ناظر کی حیثیت سے دینی خدمات کا شاندار نمونہ قائم کیا جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کو ایک قومی سانحہ سمجھتی ہے اور اپنے قابل صد احترام امام سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ نیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ و دیگر افراد کی خدمت میں افسوس اور غم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرما دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(ڈاکٹر) عبدالرحمٰن صدر جماعت احمدیہ
ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی ناگہانی وفات حسرت آیات پر جماعت احمدیہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ مرحوم بے شمار اوصاف حمیدہ کے حامل تھے۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اطال اللہ بقاءہٗ اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ
کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

ضرورت

دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں فوری طور پر ایک میٹرک پاس۔ دیانت دار۔ محنتی اور مخلص کلرک کی ضرورت ہے خواہشمند احباب امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ درخواست زیادہ سے زیادہ ۲۰ جنوری تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ ربوہ

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

حضرت میاں صاحب۔ مہدی زماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے تھے اور آپ کا وجود نافع الناس تھا۔ آپ ایک طویل عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں مختلف ممتاز عہدوں پر فائز رہے آپ کی رحلت ایک قومی نقصان ہے۔

ہم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گہرے رنج افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کو ان انعامات سے نوازے جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا گیا ہے۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی وفاتِ حسرت آیات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف سلسلے کے تعلیمی اداروں کے لئے ایک مشعل راہ تھے اور آپ کا مشورہ اور ہدایت انتہائی خیر و برکت کا موجب ہوتی تھی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مرحوم کی برکات سے مستفیض فرماتا رہے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرما دے۔

ہم ہیں اساتذہ اور طلباء ٹی آئی کالج گھٹیالیاں
ضلع سیالکوٹ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

گمشدہ کمبل کی تلاش

مورخہ ۳ جنوری کو دارالصدر غربی ریلوے سٹیشن کی طرف آتے ہوئے راستے میں ایک سفید دھاری دار کمبل گر گیا ہے جن صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرماویں

عبدالکریم ہوٹل والے نزد دواخانہ رحمت گول بازار ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسائل حل کرنیوالی مشین

امریکہ کی ایک فرم ——— رے تہیوں کمپنی نے خاص مقاصد کے لئے ایک انسان نما مشین ایجاد کی ہے ——— یہ مشین انسان کی طرح تفہیم و ادراک سے کام لے کر فیصلے کرتی ہے اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا ازالہ کرتی ہے اور ایسے مسائل حل کرتی ہے جو انسان کو چکرا دیتے ہیں۔

رے تہیون کمپنی کی یہ ایجاد جس کا نام "کیبر ٹرون" ہے انسان کی طرح اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں سے سبق سیکھتی ہے ماضی کے تجربات کی روشنی میں نئے حالات سے عہدہ برا ہوتی ہے اور اپنی ہنر مندی میں برابر اضافہ کرتی رہتی ہے ——— "کیبر ٹرون" کوئی "کمپیوٹر" نہیں نہ ہی یہ حساب لگانے اور ایسے دوسرے امور سرانجام دینے کی غرض سے تیار کی گئی ہے جو آجکل "کمپیوٹر" کرتے ہیں۔ یہ "کمپیوٹرون" کی طرح استدلالی اور منطقی انداز سے کام نہیں کرتی بلکہ تکنیکار آہستہ آہستہ اسے فارمولے "سمجھاتے" ہیں۔

"کیبر ٹرون" ایسے مسائل حل کرتی ہے جن کے لئے کوئی فارمولا موجود نہیں یہ کوئی مسئلہ حل کرنے کے انداز کی وضاحت کرتی ہے جواب دیتی ہے اور یہ بھی بتا سکتی ہے کہ اس نے کوئی نتیجہ کس طرح اخذ کیا ———

جس طرح۔ انسان حالات کا ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ دکھ تکلیف اور مسرت کا اظہار کرتا ہے اسی طرح سیکھنے والی اس مشین کو "سزا" و "انعام" بھی ملتے ہیں۔ مشین جب سیکھنے میں کوئی غلطی کرتی ہے تو اس کا "استاد" جھٹکے سے ایک بٹن دبا دیتا ہے۔ یہ سزا ہوتی ہے جس کے بعد مشین کو اپنے طریق کار کا دوبارہ جائزہ لینا پڑتا ہے اور اپنی یادداشت پر زور دینا پڑتا ہے۔ "استاد" مشین کو اس کے سوا اور کچھ نہیں بتاتا کہ اس نے غلطی کی ہے۔ جب یہ درست کام کرتی ہے۔ کسی سوال کا صحیح جواب دیتی ہے تو اسے "انعام" ملتا ہے۔ اور اسے کام کرنے دیا جاتا ہے۔

"کیبر ٹرون" خاص شعبوں کے اعداد و شمار اور تجربات سے استفادہ کرتی ہے۔ اپنے "آموختہ" کو نئے اعداد و شمار اور تجربات کی روشنی میں بدلتی رہتی ہے اور نئے تجربات و مشاہدات اپنی یادداشت میں محفوظ کرتی رہتی ہے۔

"کیبر ٹرون" کی مدد سے اعلیٰ امتیازی خصوصیات کے حامل راڈر بھی تیار کئے جا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر انجینئروں کے راڈر کے مصنوعی سگنلوں سے صحیح نشانہ کی آوازیں جدا کرنے کا کام اس مشین کے سپرد کیا ہے اس مشین نے ایسے فلٹروں کے ڈیزائن کے بارے میں معلومات مہیا کر دیں۔ جو راڈر سگنلوں سے جائز اور صحیح معلومات الگ کر سکتے ہیں۔

پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں میں محفوظ رکھنے کی صنعت میں "کیبر ٹرون" سے پھل اور دوسری اجناس کی درجہ بندی کا کام لیا جا سکتا ہے اسی طرح دوسری صنعتوں میں اس مشین کی مدد سے کوالٹی کنٹرول اور معائنہ کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اجناس بردار متحرک پیٹے جب اس مشین کے سامنے سے گزریں تو یہ مشین ان کے انتخاب اور درجہ بندی میں غیر معمولی کردار سرانجام دے سکتی ہے۔ اس مشین کو اگر ہوا درجہ حرارت موسمی نقشوں اور دوسری متعلقہ تفاصیل کے اعداد و شمار مہیا کر دئے جائیں تو یہ چند منٹوں میں مقامی موسمی حالات کے بارے میں پیشگوئی کر سکتی ہے۔

"کیبر ٹرون" چونکہ اپنا "علم" سگنلوں کی شکل میں حاصل کرتی ہے اس لئے مشین کے فیصلے سنیکڑوں میل دور دوسری مشینوں تک پہنچائے یا نشر کئے جا سکتے ہیں۔ اس کی تمام معلومات روٹین مواصلاتی نظاموں کے تحت دوسری جگہ پہنچائی جا سکتی ہیں۔

"کیبر ٹرون" ایک بار کسی خاص شعبہ میں مہارت حاصل کرنے کا نسبتاً سادہ اور چھوٹی مشین ہے جو خود تو کچھ نہیں سیکھ سکتی۔ لیکن خاص شعبے کا کوئی کام سرانجام دے سکتی ہے۔

جہاں تک صنعت کا تعلق ہے۔ اس میں ایک ماسٹر اپرنٹس پلانٹ لگایا جا سکتا ہے اس پلانٹ کی "ماسٹر کیبر ٹرون" مختلف کاموں کے بارے میں اعداد و شمار اور معلومات اپنی یادداشت میں محفوظ رکھے گا۔ پھر اس کی معلومات ملک کے اندر یا باہر کسی بھی جگہ ایڈ نما مشینوں کو منتقل کی جا سکتی ہیں۔ "ایڈ" مشین جو کچھ "کیبر ٹرون" سے سیکھتی ہیں وہ اسے کبھی فراموش نہیں کرتی۔

(ی۔ س۔ ا۔ س)

مقصد زندگی و احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے اور اسی طرف اشارہ ہے اس دعا میں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے کی تھی کہ الٰہی مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

اسلامی لٹریچر سے اسکی تصدیق — لغت کی اس تشریح کے علاوہ اسلامی دینی لٹریچر سے بھی اس اصطلاح کی تصدیق ہوتی ہے مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"من صلے صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذٰلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسول اللہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ"

جو شخص ہماری طرح کی نماز پڑھتا ہے۔ ہمارے قبلے کی طرف مونہہ کرتا ہے اور ہمارے ذبیحہ کو کھاتا ہے وہ مسلمان ہے اور اللہ اور اسکے رسول کی حفاظت اسکو حاصل ہے۔ پس اے مسلمانو! اس کو کسی قسم کی تکلیف دیکر خدا تعالیٰ کو اسکے عہد میں جھوٹا نہ بناؤ"

(بخاری جلد اول باب فضل استقبال القبلۃ)

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"ثلاث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل"

(حجۃ اللہ البالغہ جلد ۱ صـــ ۳۲۲)

ایمان کی تین جڑیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہدے تو اسکے ساتھ کسی قسم کی لڑائی نہ کر۔ اسکو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ بنا اور اسلام سے خارج مت قرار دے۔

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

الاسلام عشرۃ اسھم قد خاب من لا سھم لہ شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وھی الملۃ۔ (طبرانی عن ابن عباس کنز العمال جلد ۱ صـــ ۹)

اسلام کے دس حصے ہیں جس شخص کے حصے میں ایک حصہ بھی نہ آیا ہو وہ تباہ ہو گیا پہلا حصہ یہ ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دے یعنی جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہدیتا ہے وہ ملتِ اسلامی میں داخل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بخاری کتاب الایمان میں آتا ہے کہ رسول کریم ؐ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ اتعلمون ما الایمان باللہ وحدہ۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایمان کی کیا تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا۔ شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ ایمان یہ ہے کہ انسان اپنے مونہہ سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہدے۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ من انتقص منھن شیئاً فھو سھم من اسھم الاسلام ترک ...... ومن ترکھن کلھن فقد تولی الاسلام۔ کہ اسلام کے کئی حصے ہیں جس نے ان حصوں میں سے کوئی حصہ کھو دیا اس نے اسلام کے حصوں میں سے ایک حصہ کھو دیا اور جس نے سارے حصے کھو دئے اس نے سارا اسلام کھو دیا۔ (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۸)

ان حدیثوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک اسلام محض لا الٰہ الا اللہ کہنے سے حاصل ہو جاتا ہے اور ملتِ اسلامیہ اسی کا نام ہے۔ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہدے وہ ملتِ اسلامیہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ جو شخص اسے ملتِ اسلامیہ سے خارج قرار دے وہ خدا اور رسول پر ظلم کرتا ہے اور انہیں جھوٹا قرار دیتا ہے۔ ان معنوں میں ہم نے کبھی کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا بلکہ سارے کے سارے مسلمان فرقوں کو ہم ملتِ اسلامی کا جزو قرار دیتے رہے ہیں حضرت ابن عباس رضی کا قول ہے کہ "انکار بما انزل اللہ ھو بہ کفر ولیس کمن کفر باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ" (کتاب الایمان صفحہ ۱۷ مصنفہ امام ابن تیمیہ)

اللہ تعالیٰ کی کسی وحی یا الہام کا انکار کفر تو ہے لیکن وہ ایسا کفر نہیں جیسے اللہ، ملائکہ کتب اور رسل کا کفر ہوتا ہے اسی طرح امام ابن تیمیہ کہتے ہیں:- "الکفر کفران احدھما ینقل عن الملۃ والآخر لا ینقل عن الملۃ" (کتاب الایمان صـــ ۱۷۱) یعنی کفر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک کفر ملت سے نکال دیتا ہے اور دوسرا کفر ملتِ اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔

اسی طرح امام ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ "وحقیقۃ المرء ان من لم یکن من المومنین حقا یقال فیہ انہ مسلم ومعہ ایمان یمنع الخلود فی النار وھذا متفق علیہ بین اھل السنۃ" یعنی ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص پورا مومن نہ ہو مگر پھر بھی ہم یہی کہیں گے کہ وہ مسلم ہے اور تمام اہلِ سنت اس پر متفق ہیں۔ "ولکن ھل یطلق علیہ اسم الایمان ھکذا ھو الذی تنازعوا فیہ فقیل یقال مسلم ولا یقال مومن۔ لیکن یہ سوال کہ کیا اس پر لفظ ایمان بھی بولا جائے گا یا نہیں اور اسے ہم مومن بھی کہیں گے یا نہیں یہ بات ایسی ہے جس میں علماء میں اختلاف ہوتے رہے ہیں چنانچہ بعض نے کہا ہے کہ اسے مسلم تو کہیں گے مگر مومن نہیں کہیں گے۔

(کتاب الایمان صفحہ ۱۲۵)

"ملتِ اسلامیہ میں شامل ہونے کیلئے صرف کلمہ ضروری ہے۔" — ان تمام حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ملتِ اسلامیہ میں شامل ہونے کیلئے صرف کلمے کا پڑھنا کافی ہے باقی کوئی امر ایسا نہیں ہے کہ جو ملتِ اسلامی میں شمولیت کیلئے ضروری ہو۔ اگر باقی ضروری امور کا کوئی انکار کرتا ہے تو ہم اسے غیر مومن کہہ لیں گے، ناقص الایمان کہہ لیں گے لیکن یہ نہیں کہیں گے کہ ان امور کی وجہ سے وہ ملتِ اسلامیہ سے خارج ہو گیا ہے۔ ہاں چونکہ ایک اسلام ایمان سے بھی اوپر ہے اسکے لحاظ سے ایک شخص کو جس میں کوئی بڑا دینی نقص پایا جائے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ شخص اسلام سے خارج ہو گیا ہے مگر اس سے مراد ملتِ اسلامیہ سے خارج ہونا نہیں ہو گا اس سے صرف یہ مراد ہو گا کہ وہ ایمان کے بڑے درجوں سے محروم ہے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

من مشیٰ مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام (مشکوٰۃ باب الظلم)

جو شخص ظالم کی جانتے بوجھتے ہوئے مدد کی کوشش کرے اور اسے علم ہو کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اس حدیث میں ایسے شخص کو جو کسی ظالم کی مدد کرتا ہے خارج عن الاسلام قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ متعدد مواقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انسان ملتِ اسلامی میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی اور گناہ اسے ملتِ اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ ان حدیثوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی ماننا پڑتا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کلمہ گو کو خارج از اسلام قرار دیا ہے تو اسکے معنے یہ ہیں کہ ایمان کے بعض مدارج سے یہ شخص محروم ہے اور جب کسی شخص کو ملتِ اسلامیہ میں داخل قرار دیا ہے تو اسکے یہ معنے نہیں ہیں کہ اسکے اندر ایمان کے تمام مدارج کامل طور پر پائے جاتے ہیں بلکہ اسکے یہ معنے ہیں کہ وہ اسلامک بوڈی پولیٹکس کا ممبر ہو گیا ہے اور اگر ہم نے کسی شخص کو مومن یا کافر کہا ہے تو انہی معنوں کی رُو سے کہا ہے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

آپ کو مبارک ہو

یہ ہیں وہ الفاظ جو میرے ایک بزرگ سید آلِ رسول دوست (جنہوں نے نام کے اظہار کی اجازت نہیں دی) نے جلسہ کے بعد مجھے آپ نے فرمایا:-

"آپ کو مبارک ہو میں نے آپ کا نور کاجل سوا روپیہ میں خرید کر استعمال کیا اور دوسرے دو تین دوستوں نے اپنے اپنے کاجل مجھے تحفۃً دئے۔ نور کاجل نور کاجل ہے اس کے مقابلہ میں دوسروں کی کوئی حیثیت ہی نہیں"

اس قسم کی رائے کا اظہار جلسہ سالانہ کے بعد قریباً ڈیڑھ صد احباب نے کیا ہے وجہ یہ کہ "نور کاجل" پیش کرنے میں ہم نے کسی کی نقالی نہیں کی بلکہ عرصہ قریباً ساٹھ سال ہزاروں افراد پر استعمال کرنے اور اسکے فوائد سے علیٰ وجہ البصیرت آگاہ ہونے کے بعد اسے پیش کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ عام مارکیٹ میں آنے کے بعد بلا استثناء اسکی ہر شخص نے تعریف کی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اسے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہو رہی ہے۔

نور کاجل آنکھوں کیلئے مفید ترین متعدد جڑی بوٹیوں کا جوہر ہے جس سے آنکھیں خوبصورت اور چمکدار رہنے کے علاوہ بیماریوں سے محفوظ بھی رہتی ہیں۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت سوا روپیہ، دس آنہ۔

تیار کردہ:- خورشید یونانی دواخانہ گول بازار۔ ربوہ

اعلان

گورنمنٹ کے حکم کے مطابق بسوں کے تمام اڈے لاہور شہر سے منتقل ہو کر بادامی باغ مؤرخہ ۱/۱/۶۲ سے چلے گئے ہیں۔ سرگودھا کے لئے سٹینڈ نمبر ۶ مقرر ہوا ہے۔ یہ سٹینڈ تمام کمپنیوں کا برائے سرگودھا مشترکہ ہے۔ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے ٹائم مندرجہ ذیل ہوں گے۔ دوست ان اوقات کا خیال رکھ کر وقت پر تشریف لا دیں۔

۱۔ پہلا ٹائم	۳/۳۰ صبح
۲۔ دوسرا ٹائم	۷/۵۰ "
۳۔ تیسرا "	۱۱/۲۵ "
۴۔ چوتھا "	۲/۳۰ بعد دوپہر
۵۔ پانچواں "	۴/۱۵ "
۶۔ آخری ٹائم	۷/۰ رات